جس نماز کے وقت میں حیض آیا، اُس نماز کا حکم؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت نے نماز نہیں پڑھی تھی اور ابھی نماز کا وقت باقی تھا کہ عورت کو حیض آگیا، تو اب نماز کا کیا حکم ہوگا؟ کیا وہ قضا شمار ہوگی یا معاف؟

سائل: محمد طیب (فیصل آباد)

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز کا وقت باقی ہو اور عورت نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو کہ ماہواری شروع ہوجائے، تو عورت کو وہ نماز شرعاً معاف ہے، یعنی اس کی قضا لازم نہیں، مثال کے طور پر ظہر کا وقت دو گھنٹے سے آچکا تھا مگر عورت نے ابھی نماز ادا نہیں کی تھی کہ ظہر کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی مخصوص ایام شروع ہو گئے، تو اب وہ نماز معاف ہوگئی۔

مسئلہ کی مزید تفصیل: ضابطہ یہ ہے کہ نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد اگر ابھی تک نماز نہ پڑھی ہو، تو نماز کی ادائیگی لازم ہونے یا فرضیت ساقط ہونے یا فرض ہونے کی صورت میں مکمل یا قصر لازم ہونے میں نماز کے آخری وقت کا اعتبار ہوتا ہے اور اِسی اعتبار سے احکام لاگو ہوتے ہیں، فقہی اعتبار سے اس کی بہت سی نظائر موجود ہیں، جیسا کہ اگر مسافر آخری وقت میں مقیم ہوجائے یا مقیم مسافر ہوجائے اور نماز نہ پڑھی ہو، تو اس پر فرض نماز کے حکم میں تبدیلی آجاتی ہے، اِسی طرح عورت نماز کے آخری وقت میں حیض سے پاک ہوجائے، تو اپنی تفصیل کے مطابق اس پر وہ نماز لازم ہوتی ہے۔ لہٰذا یونہی جب کسی عورت نے نماز نہ پڑھی ہو اور نماز کے آخری وقت میں وہ حیض سے ہو، تو اس پر وہ نماز لازم نہیں ہوگی کہ حائضہ کو نماز معاف ہے۔

نماز پڑھنے میں کس وقت کا اعتبار ہوگا، اِس کے متعلق اُصول بیان کرتے ہوئے علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "والحاصل ان السبب ھو الجزء الذی یتصل بہ الاداء او الجزء الاخیر ان لم یود قبلہ" یعنی: خلاصہ کلام یہ ہے کہ نماز فرض ہونے کا اصل سبب وقت کا وہ جزو ہے جس حصے میں نماز ادا کی جائے، یا پھر اگر پہلے نماز ادا نہ کی ہو، تو آخری وقت کا اعتبار ہے۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، جلد2، صفحہ738، مطبوعہ کوئٹہ)

تغییرِ فرض میں آخری وقت کا اعتبار ہے، جیسا کہ اگر مقیم شخص نماز کے آخری وقت میں مسافر ہوجائے، تو قصر نماز لازم ہوگی، چنانچہ تنویر الابصار و درمختار میں ہے: "(والمعتبر فی تغییر الفرض آخر الوقت فان کان) المکلف (فی آخرہ مسافرا وجب رکعتان و الا فاربع) ملخصاً" یعنی فرض تبدیل ہونے کے لئے آخری وقت کا اعتبار ہے، لہٰذا اگر مکلف آخری وقت میں مسافر ہو، تو اس پر دو رکعت پڑھنا واجب ہے، ورنہ چار رکعت پڑھنا لازم ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، جلد 2، صفحہ 738، مطبوعہ کوئٹہ)

عورت نے نماز نہ پڑھی ہو اور آخری وقت میں مخصوص ایام شروع ہوجائیں، تو نماز معاف ہونے کے متعلق صراحت کرتے ہوئے علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "أما الفرض ففي الصوم تقضيه دون الصلاة وإن مضى من الوقت ما يمكنها أداؤها فيها؛ لأن العبرة عندنا آخر الوقت" ترجمہ: بہر حال فرض، تو وہ (یعنی حائضہ) فرض روزے کی قضا کرے گی، نماز کی نہیں، اگرچہ اسے اتنا وقت ملا ہو جس میں نماز ادا کرنے پر قادر تھی، کیونکہ ہمارے (احناف) کے نزدیک آخری وقت کا اعتبار ہے۔ (رد المحتار، کتاب الطہارۃ، جلد 1، صفحہ 485، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

یونہی "الفتاوی الہندیۃ"، "منحل الواردین" اور دیگر کتبِ فقہ میں ہے، واللفظ للاخر: "(والمعتبر) فی حرمۃ الصلاۃ وعدم وجوبھا (فی کل وقت آخرہ مقدار التحریمۃ... فان حاضت فیہ سقط عنھا الصلاۃ)" ترجمہ: اور نماز کی حرمت اور عدمِ وجوب میں ہر نماز کا آخری وقت معتبر ہے، جس میں (شرائط کے ساتھ) تکبیرِ تحریمہ کہنے کی مقدار وقت مل جائے، پس اگر عورت اس وقت میں حائضہ ہو، تو اس سے نماز ساقط ہوجائے گی۔ (منحل الواردین، الفصل السادس فی احکام الدماء، صفحہ 110، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "نماز کا آخر وقت ہوگیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی کہ حیض آیا، یا بچہ پیدا ہوا، تو اس وقت کی نماز معاف ہوگئی، اگرچہ اتنا تنگ وقت ہوگیا ہو کہ اس نماز کی گنجائش نہ ہو۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 380، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Fsd-9572

تاریخ اجراء: 26ربیع الآخر1447ھ/20اکتوبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net